معاشرے سے ہر قسم کی غلاظتیں دُور ہو جاتی ہیں۔ نیک لوگوں سے مِل کر دوسرے لوگ بھی نیک دِل ہو جاتے ہیں۔ شاعر کہتا ہے کہ اہلِ صفا کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے دِل میں کسی کے خلاف کدورت، نفرت، بغض اور عناد نہ رکھیں۔ محبت اور احترام کے جذبات پیدا کر کے معاشرے کو محبت کی آماجگاہ بنا دیں۔ اگر کسی بڑے سے بڑے پاک طینت، پاک باز، نیک دِل، ولی اور خدا پرست بزرگ کے دِل میں کسی کے خلاف کدورت پیدا ہو جائے تو گویا اِس کے دل پر زنگ آ جاتا ہے، جس طرح کسی آئینے پر میل جم جائے یا گرد سے اَٹ جانے کی صورت میں اُس میں کوئی شکل نہیں دیکھی جا سکتی۔ بالکل اسی طرح دِل کے آئینے میں نفرت یا کدورت کا زنگ لگ جانے سے آئینہ دُھندلا جاتا ہے اور اُس میں کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ صوفیائے کرام دِل کو ہمیشہ آئینے سے تشبیہ دیتے ہیں، جس میں انہیں محبوب کا جلوہ نظر آتا ہے۔ اگر آئینہ صاف نہ رہے تو کچھ بھی نظر نہیں آتا اس لیے کسی اہلِ صفا کے دِل میں اگر ایسا زنگ آ جائے تو وہ اہلِ صفا نہیں رہتا وہ اپنے مقصد میں ناکام ہو جاتا ہے۔ کامیابی کے لیے ضروری ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کسی انسان کے خلاف اپنے دِل میں کدورت نہ پیدا ہونے دے حالات چاہے کیسے ہی کیوں نہ ہوں۔ انسان کو چاہیے کہ وہ گالیاں دینے والوں کو بھی دُعائیں دے، پتھر مارنے والوں کے لیے بھی ہدایت کی دُعا کرے۔ بڑی سے بڑی خطا کرنے والے کو بھی معاف کر دے۔ بقول ابراہیم ذوق

ے خورشید وار دیکھتے ہیں سب کو ایک آنکھ
روشن ضمیر ملتے ہر اِک نیک و بد سے ہیں

مشقی سوالات

1: خواجہ میر درد ایک باعمل صوفی اور اخلاقی اقدار کے علم بردار شاعر ہیں۔ بتائیے انہوں نے پہلی غزل کے مطلع میں مردانہ وار کام کسے قرار دیا ہے؟

جواب: ہر اُس کام کو جس میں جان جانے کا خطرہ ہو مگر وہ کام موت کی پروا کیے بغیر جرأت اور بہادری سے کیا جائے۔ گویا ہر بڑا کارنامہ مردانہ وار کام ہے۔

2: میر درد نے پہلی غزل کے دوسرے شعر میں فقیروں کی یہ خصوصیت بیان کی ہے کہ یہ لوگ تو مرنے سے پہلے ہی مَر جاتے ہیں۔ اس کا مفہوم کیا ہے؟

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ فقر اختیار کرنے والے درویش طبع لوگ جو مادی اور دنیاوی زندگی کو اہمیت نہیں دیتے اور اپنی نفسانی خواہشات کو دبا لیتے ہیں، گویا نفسِ امارہ کو مار ڈالتے ہیں، ان لوگوں کو موت کی بالکل پروا نہیں ہوتی بلکہ موت کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے ملاقات اور ان کے دیدار کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

3: پہلی غزل کے چوتھے شعر کے حوالے سے بتائیے کہ "بے ہنر" جی سے کیسے اُتر جاتے ہیں؟

جواب: بے ہنر لوگ جب ہنرمندوں کے مقابلے میں آتے ہیں تو ان کے کمالِ فن کے سامنے شکست کھا جاتے

ہیں اس لیے لوگوں کے دِل سے اُتر جاتے ہیں ان کی کوئی عزت نہیں رہتی بلکہ انہیں ذلیل ہونا پڑتا ہے۔

4: خواجہ میر درد نے دوسری غزل کے مطلع میں دِل کے لیے لازمی چیز کیا قرار دی ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی یاد کو لازمی قرار دیا ہے۔

5: شاعر نے دوسری غزل کے دوسرے شعر میں خدا سے مخاطب ہو کر کس بات کو تسلیم کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو کوئی قدرت اور طاقت حاصل نہیں ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کو سب کچھ حاصل ہے۔

6: پہلی غزل کے تیسرے اور دوسری غزل کے چوتھے اور پانچویں شعر میں تشبیہ کی نشاندہی کیجیے؟

جواب: پہلی غزل کے تیسرے شعر میں انسانی زندگی کو شرر سے تشبیہ دی گئی ہے۔ دوسری غزل کے چوتھے شعر میں اہلِ زبان کو شمع اور پانچویں شعر میں چاک سینہ کو صبح سے تشبیہ دی گئی ہے۔

ارکانِ تشبیہ

○ مشبہ: انسانی زندگی ○ **مشبہ بہ**: شرر ○ **حرفِ تشبیہ**: جوں ○ **وجہِ شبہ**: انسانی زندگی اور شرر دونوں کا مختصر دورانیہ ○ **غرضِ تشبیہ**: انسانی زندگی کو انتہائی مختصر اور فانی قرار دینا۔

دوسری غزل کے چوتھے شعر میں ہزاروں اہلِ زبان کو جلتی ہوئی شمعوں سے تشبیہ دی ہے۔

○ مشبہ: اہلِ زبان ○ **مشبہ بہ**: شمعیں ○ **حرفِ تشبیہ**: جوں ○ **وجہِ تشبیہ**: اہلِ زبان کی زبانیں اور جلتی ہوئی شمعوں کی لو میں مشابہت ○ **غرضِ تشبیہ**: شمع کی خاموش زبان کی اہمیت اُجاگر کرنا۔

7: درج ذیل تراکیب کے معنی لکھیے:

جواب: ○ **دید وادید**: ملاقات، ایک دوسرے کی ملاقات کو جانا، ملنا جلنا ○ **اہلِ نظر**: نظر والے، بصیرت رکھنے والے، دیکھنے والے ○ **دلِ عالم**: دُنیا والوں کے دِل ○ **داغ وگل**: دھبہ اور پھول ○ **حول وقوت**: طاقت اور قدرت، لاحول ولاقوۃ الّا باللہ العلی العظیم کا مخفف یعنی کسی کو کوئی طاقت اور قدرت حاصل نہیں، لیکن خدائے بزرگ و برتر کو حاصل ہے ○ **چاک سینہ**: پھٹا ہوا گریبان، چیرا ہوا سینہ ○ **اہلِ صفا**: صاف باطن لوگ، نیک لوگ، پاک طینت لوگ ○ **آئینہ دِل**: دِل کا آئینہ، پاک صاف دِل، وہ دِل جس میں کسی کے خلاف نفرت اور کدورت نہ ہو، جس دِل میں صرف خدا کا جلوہ موجود ہو۔

8: مندرجہ ذیل محاورات کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کیجیے کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

جواب: i۔ **جان سے گزر جانا**: کسی اعلیٰ مقصد کی خاطر جان سے گزر جانا ہی مردانگی ہے۔

ii۔ **منہ پر چڑھنا**: عالموں کے منہ پر چڑھنے والے کم علم اور کم ظرف لوگ ہمیشہ منہ کی کھاتے ہیں۔

iii۔ **جی سے اُترنا**: اہلِ شہر کبھی نوید رشید کی عزت کرتے تھے لیکن جب سے اس نے اپنے استاد کے علم کو چیلنج کیا ہے وہ ہر ایک کے جی سے اُتر گیا ہے۔

9: مندرجہ ذیل الفاظ کا تلفظ اعراب لگا کر واضح کیجیے۔

جواب: ○دِیدَہ وَادِیدَہ ○غَنِیمَتْ ○وَاقِفْ ○عِوَض ○دِلِ عَالَم ○حَوْل و قُوتْ ○ صُبْح

10: خواجہ میر درد کی پہلی غزل کے مطلع کی تشریح کیجیے۔

کام مَردوں کے جو ہیں، سو وہی کر جاتے ہیں
جان سے اپنی جو کوئی کہ گزر جاتے ہیں

جواب: دیکھیے خواجہ میر درد کی پہلی غزل کے شعر نمبر 1 کی تشریح۔

11: خواجہ میر درد کی غزلوں کے مندرجہ ذیل شعروں کی تشریح کیجیے۔

جواب: دیکھیے پہلی غزل کا شعر نمبر 4 اور دوسری غزل کا شعر نمبر 1-2۔

☆غزل کے پہلے شعر کو (جس کے دونوں مصرعے ہم ردیف، ہم قافیہ یا کم از کم ہم قافیہ ہوتے ہیں) مطلع کہتے ہیں اور کسی غزل قصیدے یا پابند نظم کے اس آخری شعر کو جس میں شاعر بالعموم اپنا تخلص استعمال کرتا ہے، مقطع کہتے ہیں خواجہ میر درد کی پہلی اور دوسری غزل میں مطلع کی نشاندہی کریں۔

جواب: پہلی غزل کا مطلع:

کام مردوں کے جو ہیں، سو وہی کر جاتے ہیں
جان سے اپنی جو کوئی کہ گزر جاتے ہیں

دوسری غزل کا مطلع:

کیا فرق داغ و گل میں، اگر گل میں بُو نہ ہو
کس کام کا وہ دل ہے کہ جس دل میں تو نہ ہو

☆آپ اس سے پہلے ردیف اور قافیہ کی تعریف پڑھ چکے ہیں۔ بتائیے میر درد کی پہلی اور دوسری غزل میں ردیف کیا کیا ہے اور قوافی کون کون سے استعمال ہوئے ہیں۔

جواب: پہلی غزل میں ردیف ہے۔۔۔ ''جاتے ہیں''

دوسری غزل میں ردیف ہے۔۔۔ ''نہ ہو''

پہلی غزل میں قوافی ہیں۔۔۔ کر، گزر، مر، نظر، اتر، جدھر، کدھر، اثر

دوسری غزل میں قوافی ہیں۔۔۔ بو، تو، کبھو، آرزو، گفتگو، رفو، رو

☆☆☆

غلام ہمدانی مصحفی ـــــ (1751ء-1824ء)

شاعر کا تعارف: امروہہ کے ایک ممتاز خاندان میں پیدا ہونے والے مصحفی پہلے دلی اور پھر دِلّی سے لکھنؤ منتقل ہوئے۔ لکھنؤ میں دِلّی کے ایک شہزادے مرزا سلیمان شکوہ کی سرپرستی میں آنے پر ان کی شاعرانہ صلاحیتوں کی